بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل ۲۶۰

روزنامہ

الفضل

یوم چہارشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۴ روپے

ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۳ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش | ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۱۳ اگست سنہ ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ ظہور ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں نیز ان کے صاحبزادے مکرم عبد اللطیف صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ہندو مہاسبھا کا خروج

مسٹر فرینک انتھنی مشہور اینگلو انڈین لیڈر نے دہلی صوبائی یوتھ کانگرس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

”میرے خیال میں ہندوستان میں اس وقت اقلیتوں کا نہیں بلکہ اکثریت کا امتحان ہے۔ ہر قسم کا فرقہ وارانہ استبدادی [illegible] باہمی اعتماد اور اتحاد کی امیدوں پر پانی پھیر دے گا۔ لیڈر ہندوستان میں ہندو راج قائم کر کے اس کو ایک خالص ہندو حکومت بنانے کے لئے باتیں کر رہے ہیں۔ مہاسبھائی لیڈروں کے حالیہ اقوال و افعال ملک و قوم کو تباہی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ اگر ان افعال و اقوال کو حکومت میں اپنایا گیا۔ تو ہندوستان [illegible] ہو جائیگا۔ مسٹر انتھونی نے کہا [illegible] خیالی پلاؤ پکانے والوں یا ہندو [illegible] نے اصرار کیا۔ کہ اقلیتوں [illegible] ہندوستان میں ہندو راج کے [illegible] حقیقت کا جامہ پہنایا جائے [illegible] نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام ملک قبر کی [illegible] میں پہنچ جائے گا۔“

ہم سمجھتے ہیں کہ خود جناح صاحب [illegible] نے منصب پاکستان سے [illegible]۔ تو یقیناً وہ یہی کہے گا

کہ ہندوستان کا دو ٹکڑوں میں تقسیم ہونا نہایت قابل افسوس ہے۔ خود کانگرسیوں بلکہ مہاسبھائیوں سے بھی زیادہ مسلمانوں کو افسوس ہے۔ کہ ہندوستان اس طرح ٹکڑوں میں تقسیم ہوا۔ پھر اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے تقسیم پر زور دیا۔ یہ ایک بڑی لمبی داستان ہے جسکو یہاں دہرانا ممکن نہیں۔

لیکن جو آدمی غور و فکر سے کام لے گا اس پر یہ امر فوراً واضح ہو جائیگا کیونکہ جو اسباب مسلمانوں کو علیحدہ کرانے کا باعث ہوئے۔ ان کا نمایاں ترین مظاہرہ کانگرس لیڈروں کے قول و فعل سے اب بھی ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی سخت بدقسمتی ہے۔ کہ یہاں ایک ایسا گروپ موجود ہے۔ جو ۱۸۵۷ء کے حادثہ سے پہلے ہی انگریزوں کا منظور نظر بن گیا تھا۔ انگریزوں نے اس گروپ کی فرقہ وارانہ ذہنیت کو بھانپ کر اس کو ابھارنا شروع کیا۔ اور ان تمام عناصر کو سختی سے دبا دیا گیا۔ جن کی طرف سے انہیں خطرہ ہو سکتا تھا۔

کانگرس کو ہاتھ میں لے کر اس گروپ نے ظاہر تو یہ کیا۔ کہ وہ تمام ہندوستانیوں کی آزادی کے لئے لڑ رہی ہے۔ مگر

در پردہ اس کے مخفی منصوبے صرف اپنے گروپ کا راج قائم کرنے تک ہی محدود رہے۔ اس گروپ نے چھوٹی چھوٹی اقلیتوں کو توکئی جتن کر کے اپنے ساتھ ملا لیا۔ مگر ہندوستان کی اکثر اقلیت مسلمان جلدی ہی اس کے مخفی منصوبوں کو بھانپ گئے۔ اور انہوں نے اپنی ہستی قائم رکھنے کے لئے جداگانہ کشمکش شروع کر دی۔

اگرچہ کانگرس کے پاس ”اتحاد ہند“ کا بڑے سے بڑا نعرہ موجود تھا مگر جو بازی بھی اس نے لگائی نیت کی ناصفائی کی وجہ سے ہارتی رہی۔ فرقہ وار گروپ کے قبضہ میں آجانے کی وجہ سے اس کا دائرہ اتنا تنگ ہو گیا کہ ہندوستان کی دوسری اکثریت اس میں سما ہی نہ سکی۔ اور ہمیشہ اس دائرہ سے باہر ہی رہی۔ کانگرس نے اپنے مہاسبھائی حقیقت پر لاکھ پردے ڈالے مگر ہیجان مقاصد ان پردوں کو ہر بار چاک کر دیتا رہا۔ اور کانگرس اور مہاسبھا کے پیچھے ایک ہی استاد کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آیا۔ مہاسبھا کے علاوہ اس نے اور بھی کئی شاطرانہ ڈھونگ مثلاً سوشل پارٹی۔ کمیونسٹ پارٹی سیوک سنگھ وغیرہ کھڑے کئے۔ مگر جوں جوں وہ اپنی فریب کاریوں میں تنوع پیدا کرتی گئی۔ توں توں وہ اور بھی عریاں ہوتی چلی گئی۔

انگریزوں نے اس گروپ کو ابھار کر ہندوستان پر یہ ظلم کیا۔ کہ باوجودیکہ اس کا ڈھانچہ جمہوری اصول پر کھڑا کیا گیا تھا۔ کانگرس اس گروپ کے ہاتھ میں پڑ کر صحیح معنوں میں ایک دن کے لئے بھی ملک کے تمام مختلف عناصر کی نمائندہ نہ بن سکی۔ جس کا خطرناک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس زمین میں حقیقی جمہوریت کا بیج پھوٹ بھی نہ سکا چہ جائیکہ آگ کر بڑھتا اور پھولتا پھلتا۔

ملک دو حصوں ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہو چکا ہے۔ کانگرس اپنے اس مخفی منصوبے میں کہ تمام ہندوستان پر اونچ جاتی سرمایہ داری چھا جائے ناکام ہو کر بوکھلا گئی ہے۔ اس کے تصنع سے دبائے ہوئے منصوبے خود بخود منصہ شہود پر آتے جا رہے ہیں۔ اور کانگرس اپنے اصلی مہاسبھائی بطن میں تحلیل ہو رہی ہے۔ اور جو کل ہند نمائندگی کا مصنوعی چہرہ اس نے نہایت صفائی سے پہن رکھا تھا اترتا جا رہا ہے۔ یو۔ پی۔ بہار۔ سی۔ پی۔ بمبئی کلکتہ الغرض ہر کانگرسی اکثریت کے علاقوں میں ہم اس گروپ کا اصلی چہرہ نمودار ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ اس نے سمجھا ہے کہ ہندوستان کی نو آبادی بننے کے بعد تمام نہ سہی ہندوستان کے اکثر حصہ پر اس کا اقتدار جمنے ہی والا ہے اور کم از کم اس حصہ میں وہ اپنی من مانی

پرنٹر و پبلشر: بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

کر سکیں گے

مہاسبھا دہلی میں ایک کانفرنس بلا رہی ہے۔ ہمیشہ کی طرح اسکی پشت و پناہ کانگرس کے بڑے بڑے لیڈر رہوں گے۔ شیاما پرشاد مکرجی ساورکر مونجے وغیرہ مشہور مہاسبھائیوں اور گاندھی نہرو پٹیل وغیرہ کانگرسیوں کے درمیان ٹنڈن اچاریہ کرپلانی وغیرہ کانگرسی رشتہ اتحاد ہیں۔ الغرض اب ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔ کہ گاندھی جی سے لیکر مونجے تک ایک ہی پیوستہ سلسلہ چلا گیا ہے۔ پہلے جس چیز کو چھپایا جاتا تھا۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ فرنیک انتھنی تک بھی اس حقیقت کو پا گئے ہیں۔ اور بے فائدہ کانگرس کو اس کے مبینہ اصولوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔

ہم مسٹر انتھنی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ان کی سعی بیکار ہے۔ اب اس کا علاج ایک ہی ہے۔ کہ ہندوستان میں کوئی ایسی نئی پارٹی کھڑی ہو۔ جو صحیح معنوں میں ملک کے تمام مختلف عناصر کی نمائندہ ہو۔ اور جو اس نہایت فرقہ وارانہ گروپ سے ہندوستانی اقوام کے لئے آزادی چھینے۔ اور موجودہ کانگرسی گورنمنٹ کے خلاف وہی حقیقی لڑائی لڑے۔ جو سامراج کے خلاف لڑی جاتی ہے۔ اس کا دوسرا علاج یہ ہے کہ اب جبکہ تقسیم کا اصول مان لیا گیا ہے۔ ہندوستان میں مہاسبھائی علاقہ بھی پاکستان کی طرح الگ کر دیا جائے۔ اس کا نام اوچ ستھان یا جانی ستھان رکھ لیں۔ یو۔ پی کا زیادہ سے زیادہ حصہ اس میں شامل کر دیا جائے۔ تاکہ ہندو اپنی تہذیب اور مذہب کے مطابق اس علاقہ میں رہیں سہیں۔ بے شک وہ وہاں ایسے قوانین بنا لیں۔ جو ان کے خیال میں ان کے مذہب کا اہم جزو ہے۔ اس علاقہ میں تمام وہ لوگ جمع ہو جائیں۔ جن کو ان اصولوں پر ایمان ہو۔ اور باقی لوگوں کو جن کو وہ انسانیت سے خارج سمجھتے ہیں۔ وہاں سے نکل کر باقی مساوات والے آزادی پسند علاقوں میں چلے جائیں۔ باقی ہندوستان صحیح معنوں میں ایک ایسی جمہوریت بنائے جو سب اقوام سے مساویانہ برتاؤ کرے اور ایسے قوانین بنائے۔ جن کی زد کسی قوم کے ابتدائی اور مذہبی حقوق پر پڑے۔ گؤ رکھشا وغیرہ تنگدلانہ قوانین بنانے والا کوئی نہ ہو۔

رفتار عالم

فلسطین

فلسطین میں یہودیوں کی خرمستیاں عرصہ سے جاری ہیں۔ اور انہوں نے نہ صرف ملک کے امن کو خطرہ میں ڈال رکھا ہے۔ بلکہ عربوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہود اپنی دولت کے بل بوتے پر وہ کچھ کر رہے ہیں۔ جو عربوں کو رسوائے عالم کرنے کے لئے کافی ہے۔ برطانوی حکومت کی مخالفت کے باوجود یہود کثرت سے فلسطین میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور اپنی من مانی کارروائیوں کی بدولت کمزور بے کس اور بے یار و مددگار عربوں کو مصائب و آلام کا تختہ مشق بنا رہے ہیں۔ عربوں کی مصائب کا اندازہ کسی قدر اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ یہود جب انگریز حکام پر ہاتھ صاف کرنے سے نہیں چوکتے۔ اور انہیں گرفتار کر کے تازیانہ کی سزا دے لیتے ہیں۔ تو بے چارے عربوں پر کیا گذرتی ہوگی۔ اور انہیں کس کس قسم کی جانی اور مالی مصائب جھیلنی پڑتی ہونگی۔

عربوں کے مقابلہ میں یہود زیادہ منظم زیادہ طاقتور اور زیادہ مالدار ہیں نیز امریکہ کی ذرہ نوازی بھی شامل حال ہے۔ جو قول و فعل سے اسکی اعانت میں مصروف ہے۔ یہود کا خفیہ ریڈیو سٹیشن جو فلسطین پر آگ برسا رہا ہے۔ عوام کو ہراساں کر رہا ہے۔

دوسری طرف برطانوی اقتدار یہود کی سرگرمیوں کو دبانے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا۔ یا وہ عمداً کسی مصلحت کی وجہ سے گریز کر رہا ہے۔

بہرحال یہود کے مظالم ناقابل برداشت حد تک پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے عربوں کو میدان میں نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔ نتائج خواہ کچھ ہوں۔ عرب سر بکف میدان جہاد میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اور "فتاوہ" "نجادہ" ناموں سے کفن بردوشوں کی دو جماعتیں منظم کی ہیں۔

جس بلند عزم سے وہ کھڑے ہوئے ہیں۔ امید ہے وہ ان کی پشت پست نہ ہونے دیگا۔ اور وہ کسی قیمت پر بھی فلسطین کو ارض یہود بننے نہ دیں گے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہیں گے۔ (منیر احمد دہینس)

آج کا کام کل پر مت چھوڑو

"میں ایک بار پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہمارا وعدہ جس کو ہم بار بار اپنی زبان سے دوہراتے رہتے ہیں۔ یہ ہے کہ ہماری ہر چیز خدا تعالیٰ کے لئے قربان ہے۔ ہمیں اپنی جانوں کی پروا نہیں۔ ہمیں اپنے مالوں کی پروا نہیں۔ ہم مٹ جائیں گے۔ مگر یہ برداشت نہیں کریں گے۔ کہ دین کو کوئی ضعف پہنچے۔ یہ وعدہ ہے۔ جو ہم منہ سے بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اسی وعدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں لے لیں۔ اور ان کے مال بھی لے لئے۔ اس بات کے بدلہ میں کہ انہیں جنت عطا کی جائیگی۔ جب ہماری جانیں اور ہمارے اموال خدا نے ہم سے لے لئے۔ اور ہم نے اس معاہدہ کو قبول کر لیا۔ تو اس کے بعد ہمارا یہ کہنا کہ ہم جان کیوں قربان کریں۔ یا مال کا قلیل حصہ تو قربان کر سکتے ہیں مگر کثیر نہیں۔ قطعی طور پر قرآن کریم کی اس آیت کے خلاف ہے۔ کیونکہ ہم سے اگر جانیں لی گئی ہیں۔ ہم سے اگر مال لئے گئے ہیں۔ تو اس لئے کہ ہمیں جنت ملے گی۔ اور جنت وہ چیز ہے۔ جس کا ہم میں سے ہر شخص خواہشمند ہے۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جو جماعت کو اعلیٰ سے اعلیٰ قربانیوں کے لئے تیار فرما رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اکثر حصہ جماعت کا حضور کے ارشاد پر مال کیا جان قربان کرنا ایک نہایت معمولی بات ہی نہیں سمجھتا۔ بلکہ باعث فخر اور باعث سعادت یقین کرتا ہے۔ تحریک جدید کی قربانیاں ان میں سے ایک ہیں۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے جہاد میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہے۔ سمجھتا ہے۔ کہ میں نے جو وعدہ اپنی مرضی اور خوشی سے اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ اسکی ادائیگی مجھے قلبی راحت اور بشاشت کے ساتھ کرنا ہے۔ اور اسے معینہ وقت سے بھی پہلے کرنا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے کام میں اسی واسطے ہے۔ کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ مگر یاد رہے۔ کہ ہر شخص جو سستی کرتا ہے۔ اور آج کا کام کل پر چھوڑتا ہے۔ وہ اسی واسطے ایسا کرتا ہے۔ کہ اسے اس کام کے ساتھ محبت نہیں ہوتی۔ ورنہ جو شخص اپنے کام کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ وہ جلد سے جلد اسے سرانجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔"

پس اے تحریک جدید کے مجاہدو! تحریک جدید کے کام میں چستی اور ہمت سے کام لیں۔ اور اپنا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے پہلے سو فی صدی مرکز میں داخل کر کے اپنے مقدس امام کی خوشنودی اور دعا لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

عید کارڈ کی ممانعت

عید کارڈ بھیجنے کی رسم کے متعلق گذشتہ سال میں نے بذریعہ فون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ڈلہوزی سے استفسار کیا تھا۔ جو الفضل ۲۶ اگست ۴۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ چونکہ عید سعید کی تقریب نزدیک آ رہی ہے۔ اس لئے دوستوں کی آگاہی کے لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ لغو چیز ہے۔ اس سے پیسے ضائع ہوتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے۔"

(خاکسار منیر احمد دہینس)

بائیبل کس مپرسی کی حالت میں

از جناب نور محمد صاحب نسیم ازلیگوس

اس بات کو بشدت محسوس کرتے ہوئے کہ ہر نیا طلوع ہونے والا دن بائیبل کو پیچھے کی طرف دھکیل رہا ہے اور عیسائی اس کتاب کے مطالعہ میں ناقابل برداشت حد تک سستی برت رہے ہیں۔ سر فریڈرک کینن Sir Frederic Kenyon نے جو برٹش میوزیم کے عملہ کے ایک مقتدر رکن ہیں ایک کتاب مطالعہ بائیبل تصنیف کی ہے اس کتاب کی غرض عیسائیوں کو بائیبل کے مطالعہ کی تحریص دلانا ہے۔ بائیبل کے مطالعہ میں کیوں کمی واقع ہو گئی ہے مصنف موصوف نے اس کتاب کے ابتدا ہی میں اس کا وضاحت سے ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ سائنس کی نئی نئی معلومات اور آثار قدیمہ سے دستیاب ہونے والی اشیاء نے بائیبل کی تقدیس کے عقیدہ کو بنیادوں سے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ نتیجۃً بائیبل کا مطالعہ روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے لیکن اس تحریص کا طریق یقیناً نیا ہے یعنی تمام ان باتوں کا جن کی وجہ سے ... لی پھیلی ہوئی ہے اقرار کرکے بائیبل کو نئے زاویوں سے دیکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

پرانے مسودوں کی تحریر کے وقت کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے اس بات کا صاف اقرار کیا ہے۔ کہ یہ مسودے اپنی اصلی حالت میں ہم تک نہیں پہونچے۔ اور ان کے مصنف اپنے گردوپیش کے حالات سے قطعی طور پر محفوظ نہ تھے۔ اگرچہ بعض لوگ اب تک یہ یقین رکھتے ہیں کہ بائیبل الہامی ہے۔ اور کہ اس میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ ممکن نہیں ہے لیکن مطالعہ بائیبل کے مصنف نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں سے ایک سوال دریافت کیا ہے۔ فی الحقیقت یہ سوال نہایت وزنی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر بائیبل الہامی ہے۔ اور اس کے الفاظ خدا ہی کے الفاظ ہیں تو بتایا جائے۔ کہ وہ کونسے الفاظ ہیں۔ کیا انگریزوں کے لئے ۱۶۱۱ء میں چھپنے والا Authorised Version خدا تعالےٰ کے الفاظ کا حامل ہے۔ اور رومن چرچ کے لئے ولگیٹ (Vulgate)۔ (یہ ترجمہ Jerome نے کیا تھا۔ اور آج تک اس میں متعدد اصلاحات کی جا چکی ہیں۔ اور یونانی چرچ کے لئے Septuagint جو کہ تیسری اور دوسری صدی قبل مسیح میں تیار کیا گیا تھا۔ عاموس اور یسعیاہ کے زمانہ سے لے کر بائیس سو سال تک اور پولوس کے زمانہ سے لے کر چودہ سو سال تک یہ تمام کتابیں ہاتھ سے لکھی جاتی تھیں۔ اور آج یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ بائیبل کے کوئی دو نسخے بھی ایک دوسرے سے موافق نہیں ہیں۔ پس بائیبل کے کسی نسخے کی طرف اشارہ کرکے یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ یہ غلطیوں سے قطعی طور پر مبرا ہے۔ اور نہ ہی کسی نسخہ کے متعلق یہ خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ اس کے الفاظ خدا کے الفاظ ہیں۔ اس کے بعد مصنف نے بائیبل کے مختلف حصص میں تین تضاد کی مثالیں پیش کی ہیں۔ مثلاً II سلاطین باب ۲۴ آئت ۸ میں لکھا ہے۔ کہ Jehoiachin کی عمر تخت نشینی کے وقت آٹھ سال تھی۔ اور II تواریخ باب ۳۶ آئت ۹ میں لکھا ہے۔ کہ اس کی عمر ۱۸ سال تھی اور یہ دونو باتیں کسی صورت میں بھی درست نہیں مانی جاسکتیں۔

پیدائش باب ۶ آئت ۱۹ میں لکھا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے نوح علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ ہر جاندار کا ایک جوڑا اپنے ساتھ کشتی میں رکھ لے لیکن پیدائش ہی کے باب ۷ آئت ۲ میں لکھا ہے۔ کہ پاک جانداروں کے سات سات جوڑے اور ناپاک جانداروں کے دو دو جوڑے کشتی میں رکھے جائیں۔ یہ دونوں باتیں واضح طور پر متضاد ہیں۔ ایسی ہی بہت سی اور مثالیں بھی درج کی گئی ہیں۔ جن کا یہاں لکھنا باعث طوالت ہوگا۔

ان مثالوں کے پیش کرنے سے مصنف موصوف کا مقصد اس حقیقت کا اقرار کرنا ہے۔ کہ بائیبل درحقیقت خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ جیسا کہ جیمز بیکر نے اپنی کتاب "انگریزی بائیبل اور اس کی تاریخ" میں لکھا ہے۔ یہ کتاب محض قومی تاریخ ہے۔ جس میں مختلف زمانے کے لوگوں کے مختلف اخلاقی معیاروں کا ذکر ہے۔

چونکہ بائیبل کی ان تمام خامیوں کے احساس نے عیسائیوں کو بائیبل کے مطالعہ میں سست کر دیا تھا۔ سر فریڈرک ان تمام کا اقرار کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ بائیبل پڑھنے والوں کو موجودہ زمانے کی تنقیدی باتوں کی ہرگز پرواہ نہ کرنی چاہیئے کیونکہ بائیبل خدا کا کلام نہ ہونے کے باوجود بعض دیگر زاویوں سے مطالعہ کیا جا سکتا ہے

نئے ارض و سما

نیویارک میں مضبوط جماعت کا قیام

۴۸ احباب بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے

از جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس وکیل التبشیر

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد امریکہ نے جو سہ ماہی رپورٹ بھیجی ہے۔ اس میں آپ نے مشن کی تحریری و تقریری تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے یہ مسرت کن خبر دی ہے۔ کہ نیویارک میں ایک مضبوط جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اور ایام زیر رپورٹ میں ۳۹ اشخاص نیویارک میں اور دو شکاگو میں اور ایک کنساس سٹی میں اور پانچ بوسٹن میں اور ایک انڈیانا پولیس میں یعنی کل ۴۸ اشخاص بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے آمین

اس خوشکن خبر کو دیتے ہوئے میں جملہ احباب سے ان تمام مجاہدین کے لئے جو مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ اور بار آور کرے۔ اور غیر معمولی ترقیات عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی بخشے۔ ابھی چند دن ماہ رمضان کے باقی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ ان ایام میں خاص طور پر اپنے ان مجاہدین بھائیوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ یہی وہ حقیقی مدد ہے۔ جو احباب اپنے دور افتادہ مجاہدین بھائیوں کی کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ان کی اس رنگ میں مدد فرمائیں گے۔ تو بموجب فرمان آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالےٰ آپ کی بھی مدد فرمائے گا۔ اور وہ آپکی دعائیں آپ کے حق میں بھی قبول فرمائے گا۔ دعا فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

وہ دو یہ ہیں کہ (۱) اس بات پر نگاہ رکھی جائے کہ پیدائش انسانی سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تک کے لوگوں کی اخلاقی تربیت کے مختلف دوروں کا اس میں ذکر ہے (۲) یہ ایک ایسی قومی تاریخ ہے۔ جس کی قدر کرنا عیسائیوں کا فرض اولین ہے۔ (۳) بائبل کی تحریر اس قدر ادبی ہے کہ دنیا کی کوئی اور تحریر اس کا مقابلہ کرنے کا خیال تک نہیں کر سکتی اور پھر ان باتوں کے علاوہ جب بائبل کا مطالعہ کیا جائے گا تو روحانیت بھی بڑھے گی۔

گویا وہ کتاب جسے کل تک نہ صرف بعض عیسائیوں کی طرف سے آج بھی خدا کا کلام کہا جاتا تھا۔ آج اس کے لئے مجبوری یادگار کا واسطہ دے کر ایک بھیک مانگی جا رہی ہے کہ اس کا مطالعہ کیا جائے۔

یہ بات ہرگز سمجھ میں نہیں آسکتی کہ محض ایک قومی تاریخ سے جو محض گذشتہ ادوار کے اخلاق کے تدریجی معیاروں کا تذکرہ ہے اور جس کے متعلق مسٹر فرینک خود اقرار کرتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں اس میں بیان شدہ اصولوں سے بے امتیازانہ طور پر فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ اور کلاس امتیاز کے لئے بائبل کے مقتدر علماء کو نئی نئی معلومات کے پیش نظر بائبل کی مناسب تشریحات کر کے عوام تک پہنچاتے رہنا چاہئے تاکہ ان فیصلوں سے بائبل کے ماننے والوں کو تسکین حاصل ہو سکے کس طرح روحانیت بڑھائی جاسکتی ہے۔

چونکہ مصنف موصوف برٹش میوزیم کے عملہ کے رکن ہیں۔ اور ان کو نئی سے نئی معلومات کے حصول میں کافی آسانیاں ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنے آپ ہی کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ کہ وہ بائبل کی مناسب رنگ میں وکالت کریں۔

مگر افسوس ہے کہ بائبل کی وکالت مدعی سست اور گواہ چست والی بات ہے۔ جبھی تو کتاب کے آخیر پر ان کو لکھنا پڑا ہے کہ اسے محض قومی تاریخ اور ادبی شہ پاروں کی حیثیت سے مطالعہ کیا جائے۔ لیکن اب عیسائی حضرات اس بات سے مطمئن ہوتے نظر نہیں آتے۔ اگر ادب ہی کا مطالعہ کرنا ہے تو شیکسپیر اور ملٹن ان کے ہاں موجود ہیں۔ اور اس حالت میں محفوظ ہیں جس حالت میں کہ لکھے گئے تھے۔ اگر تاریخ کا مطالعہ کرنا ہے۔ تو فلسطین و مصر کی تاریخ کی بجائے وہ اپنے آباؤ اجداد کے ملک کی تاریخ کا مطالعہ کیوں نہ کریں۔ بہرحال عیسائی ان کمزور دلیلوں سے مطمئن نہ ہو سکیں گے۔ انہوں نے ایک دفعہ بائبل کو خیرباد کہنا شروع کیا ہے تو اسے ترک کئے بغیر دم نہ لیں گے۔

سات سالہ پروگرام

وقار عمل

اقتباس از تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز برموقعہ سالانہ اجتماع ۱۳۲۴ھش

"آئندہ سالوں میں ہاتھ سے کام کرنے کی روح کو دوبارہ زندہ کیا جائے اور خدام سے ایسے کام کرائے جائیں جنہیں وہ ہتک محسوس کرتے ہوں اور وہ کام انفرادی طور پر کرائے جائیں۔ جس وقت قادیان کے تمام خدام جمع ہوں اور وہ سب ایک ہی کام کر رہے ہوں تو انہیں اس وقت کسی کام میں ہتک محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے دوسرے ساتھی بھی ان کے ساتھ اس کام میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ایک خادم اکیلا کوئی کام کر رہا ہو اور اس کے ساتھی اسے دیکھیں تو وہ ضرور ہتک محسوس کرے گا۔ میرا مطلب اس سے یہ نہیں کہ اجتماعی طور پر کوئی کام نہ ہو۔ بے شک اجتماعی طور پر بھی ہو۔ لیکن انفرادی کام کے مواقع بھی کثرت سے پیدا کئے جائیں۔ مثلاً کسی غریب کا آٹا اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا جائے یا کسی غریب کا چارہ اٹھا کر اس کے پہنچا دیا جائے۔ یا کسی غریب کی روٹیاں پکوا دی جائیں۔ جب خادم روٹیاں پکوانے جائے گا تو دل میں ڈر ہو گا کہ مجھے کوئی دیکھ نہ لے۔ اور اگر کوئی دوست راستے میں مل جائے تو اسے کہنا پڑے گا کہ میری نہیں فلاں غریب کی ہیں۔ اس کا یہ اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ اس کام کو ہتک آمیز خیال کرتا ہے۔ یہ میرا پہلا قدم ہوگا۔ اسی طرح سبق اور کام اسی نوعیت کے سوچے جا سکتے ہیں۔ ایسے کام کرانے سے ہمارا غرض یہ ہے کہ کسی خادم میں تکبر کا شائبہ باقی نہ رہے۔ اور اس کا نفس مر جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے

اردو اور ہندوستان

از جناب مرزا منظور احمد صاحب پشاور

اعتدال پسندی اور معقولیت کا تقاضا تو یہی تھا کہ ہمارے ہندو دوست مشترکہ زبان کو قائم رکھنے دیتے۔ لیکن چونکہ فارسی اور عربی الفاظ کو ہندوستان سے خارج کرنا ان کا ایمان بن چکا ہے۔ اس لئے ہمیں ان کی موجودہ روش پر برافروختہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ہم اب انہیں یہی صلاح دیں گے کہ وہ یک قلم فارسی اور عربی الفاظ کو نکال باہر کریں۔ اس بدعت کا طبعی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اردو کی قدرتی ہیئت اور اصلی صورت قائم رہ جائے گی کیونکہ اردو زبان جیسا کہ ظاہر ہے محض سنسکرت اور ملکی لغات کی ہی آمیزہ نہیں ہے۔ بلکہ عربی اور فارسی سے بھی دودھ کھانڈ کی طرح مخلوط ہے۔ ہم سیاسی تلخی کی بنا پر اردو میں سے پہلے سنسکرت اور ملکی بھاشاؤں کے الفاظ کبھی بھی خارج نہ کریں گے۔ کیونکہ جس طرح عربی اور فارسی الفاظ کے نکاس سے اس زبان کا پنجر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سنسکرت کے الفاظ کو باہر کر کے بھی اس کے وجود کو بڑا نقصان پہنچتا ہے لیکن اس وقت ان کے لئے ہمارا یہی مشورہ ہے کہ وہ موجودہ روش کو جاری رکھیں۔ اور یہ اردو کے لئے ایک قسم کی مفید خدمت ثابت ہوگی۔ کیونکہ اردو اور اس میل بول میں ایک واضح فرق ہو جائیگا اور پھر ان کے درمیان ایک مستقل شناختی خط پیدا ہو جائے گا۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ الفاظ جو پورے طور پر بھاشا پر یہ بھاشاؤں میں مل چکے ہیں۔ ان کو کس طرح نکال سکیں گے۔ مثلاً عربی اور فارسی کے وہ الفاظ جو گنوار تک بھی اپنی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔

چند فارسی الفاظ دیکھئے! ابرو (آبرو) کس کس (خشخاش) روج (روز) انگار (انگارہ) پران (فرمان) جانو (زانو) وغیرہ وغیرہ۔ ان الفاظ کے علاوہ عربی اور فارسی کے بعض ایسے بھی الفاظ ہیں۔ جنہیں دیہاتی اور شہری جوں کا توں بولتے ہیں۔ جیسے مکان۔ دکان۔ عورت۔ اگر۔ مگر۔ آدمی۔ صورت۔ بدن۔ چرخہ۔ مہندی اور مال وغیرہ وغیرہ یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ بہار۔ راجپوتانہ اور دہلی کے نواح میں جہاں کے لوگوں کی مادری زبان اردو یا کھڑی ہندی ہے۔ وہاں ہر گنوار اور ہر ان پڑھ۔ بلکہ ساہوکاروں سے لے کر خوانچہ والوں تک یہی الفاظ اپنے اپنے لب و لہجہ کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ موجودہ ریڈیائی زبان ان لوگوں کیلئے بھی نشر کی جاتی ہے کیونکہ یہ زبان نہ تو بنگالیوں کے لئے ہوتی ہے۔ اور نہ مدراسیوں اور جنوبی ہند والوں کے لئے۔ نہ پنجابیوں کے لئے۔ اور نہ پشتو والوں کے لئے۔ اس لئے یہ بات باعث حیرت ہے کہ یہ الفاظ ان کی زبان سے کس طرح اور کیونکر چھین لئے جائیں گے۔

اس نئی بولی کے بعض الفاظ ایسے ہیں جو سمجھے ہی نہیں جا سکتے۔ اور نہ ان کے ٹھیک تلفظ کا پتہ لگتا ہے۔ یہ وہ پوتر بولی ہے جو بنائی جا رہی ہے۔ اس پر دعوے یہ ہے کہ یہ بولی سب دیہات میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ وہ زبان جو کئی سو سال کے بعد فطری طور پر ترقی کرتے کرتے مروجہ ہندوستانی بنی تھی۔ اور جس کی علمی صورت اردو تھی اسے خراب کیا جا رہا ہے۔ اور سنسکرت کے فانوس الفاظ کو رائج کر کے نئی بولی وجود میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بھلا کبھی خود بھی بولی بنائی جاتی ہے۔ بالفرض اگر ایک پرچھائیں کو کسی منتر کے اثر سے بھوت بنانے میں کامیاب بھی ہو جائے پھر بھی یہ بولی نہ ہندی ہو گی نہ سنسکرت۔ کیونکہ سنسکرت ایسی زبان ہے جو عرصہ دراز سے متروک ہو چکی ہے۔ اس کو اب اسی طرح پڑھا اور دیکھا جاتا ہے جیسے عجائب گھر میں اوراق پارینہ۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ سنسکرت کو کیوں چھوڑ دیا گیا۔

حالانکہ وہ صرف آج کی چھیتی بھاشا ہی ہیں بلکہ اسے مذہبی امتیاز بھی حاصل تھا؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ عام فہم نہ تھی۔ یا یہ کہ مروجہ مصنوعی ہندی کی طرح اسے عام فہم نہ رہنے دیا گیا تھا۔ اگرچہ بدھ مت کے زمانہ عروج میں اس کے پھیلنے پھولنے پر جو پابندیاں تھیں وہ بھی نہ رہی تھیں۔ یہ بھی واضح ہے کہ یہ مصنوعی بولی مروجہ سنسکرت بھی نہ ہوگی۔ کیونکہ ابتک ہندی کی جو تعریف اہل زبان کی طرف سے ہوتی رہی ہے۔ غیر مانوس سنسکرت الفاظ کی بھرمار کی وجہ سے وہ قائم نہ رہ سکے گی۔ اگر وہ ان حقائق کے باوجود بھی اس مصنوعی بولی کو ہندی کہیں۔ تو پھر انہیں پشتو یا بنگالی کو ہندی کہنے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ افسوس کہ ہمارے دوستوں نے محض جذبات کے زیر اثر اپنی زبان کو جاہی کے بھینٹ کر دیا ہے۔ اگر وہ یوپی سی۔ پی بہار اور دہلی کے گرد و نواح کے لوگوں کو یہ بولی سکھانے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو اس میں کسی کو اعتراض ہی کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ محال ہے۔ تامل۔ اڑیہ اور تلنگی وغیرہ بولنے والوں کو کس طرح سکھائی جا سکے گی۔ اس بات کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان کے ساتھ سیاسی اور ثقافتی تعلقات قائم رکھنے کے لئے ایک مشترک زبان کی اشد ضرورت پیش آئے گی۔ اس مشترکہ بولی کو جہاں اس کا جنم ہوا ہے۔ وہاں سے بھی دہرم پالیسی کے ماتحت اڑا دیا جا رہا ہے۔ اسی طرح اصل ہندی کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ بہرحال اردو سے یہ نئی ہندی بہت دور ہو جائیگی۔ اور اس طرح اردو محفوظ ہو جائیگی۔ اردو ہی اب تک اپنی ہمہ گیر خصوصیات کی وجہ سے ہندوستان کی بین الاقوامی زبان رہی ہے۔ اس لئے بہرحال شدھ بولی کے حامیوں کو بین الاقوامی ثقافتی اتحاد پیدا کرنے کے لئے چاروناچار اردو کی طرف جھکنا پڑے گا۔ ورنہ ہندوستان کی مختلف قوموں اور مختلف نسلوں میں مرکزیت پیدا کرنے میں انہیں سیاسی اور اقتصادی پیچیدگیاں پیش آئیں گی۔ اس ضمن میں اور کوئی منطقی نتیجہ اخذ کیا ہی نہیں جا سکتا۔

علم اللسان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ فارسی اور سنسکرت کے بیشمار الفاظ کا ماخذ اور مصدر ایک ہی ہے۔ علم اللسان والوں کا تو یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ علم صرف کے چشمے لے ایک ہی جہالوی سے بھانت بھانت کی بولیاں کاٹی ہیں۔ وہ ایک جہالوی عربی ہے۔ جس کے تانے بانے سے سنسکرت بھی بنی گئی ہے۔ لیکن یہاں اس سے بحث نہیں یہاں صرف یہ جانچ کرنا ہے۔ کہ مسلمانوں سے ہی اردو کو مخصوص نہیں کیا جا سکتا اور نہ مسلمان بلا شرکت غیرے اس قسم کی اجارہ داری کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ویسے آپ لوگ اردو سے پرے پرے ہوتے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قدرتی طور پر مسلمان اس سے نسبتاً قریب نظر آتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا تعلق اردو کی اصل سے اسی قدر ہے جتنا کہ ہندوؤں کا۔ اگر یہ خیال کیا جائے۔ کہ مسلمان چونکہ بادشاہ تھے۔ اس لئے انہوں نے حکومت کے زور سے اس زبان کو پھیلا دیا ہے۔ آپ کا الزام صحیح ہوتا اگر مسلمان اردو باہر سے لاتے۔ ماحول ہی زبان کو بناتا اور اس کی تشکیل کرتا ہے۔ کبھی دباؤ یا جابرانہ حکمت عملی سے زبان نہیں بنا کرتی۔ چنانچہ جس ماحول یا فضا میں یہ اردو زبان بنی ہے۔ وہ ماحول اب بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس واسطے کہ جب پہلے مسلمان آئے تھے۔ تو لاکھوں کی تعداد تک مشکل سے پہنچے تھے اور اب کئی کروڑ ہیں۔ اگر کوہ ہمالیہ کے پتھر آپ کے ملک کی آب و ہوا آپ کے خصائل اور خیالات پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ تو کیا اتنے کروڑ مسلمانوں کی موجودگی سے آپ بے اثر رہ جاتے۔ آج کل آپ اردو سے بھاگ رہے ہیں۔ یہ بھی تو ان کی موجودگی کا ہی اثر ہے۔ بعد میں جب آپ تعلیمی۔ ادبی ثقافتی اور سیاست جیسی حقیقی ضروریات کی طرف مادی نقطہ نظر سے متوجہ ہونگے تو آپ خود بخود اس طرف رجوع کریں گے لیکن آج کل کے حالات اس بات کے متقاضی ہیں۔ کہ آپ کچھ دیر سرگردان پھریں۔ تاکہ آپ میں صحیح اور فضول چیز کے درمیان امتیاز کرنے کا شعور پیدا ہو جائے۔ بشرطیکہ تقدیر نے آپ کے خلاف فیصلہ نہ دیدیا ہو۔ اس واسطے کہ ہر لٹھ کرنے سے گندم نہیں پیدا ہوا کرتی ہاں اگر آپ کو اس سے یہ خیال پیدا ہو کہ مسلمان اردو کی ترویج سے اپنی مذہبی زبان یعنی عربی کا احیاء کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ خیال بھی اتنا ہی غلط ہے جتنا موجودہ مصنوعی بولی کو ہندوستانی کہنا۔ یا یہ کہ ستاروں کو تقدیر کے بڑے بڑے صندوق سمجھنا۔ عربی زبان کے احیاء کے لئے تگ و دو کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے ڈھلانے بھرتی ہوئی ریل گاڑی کو دھکیلنا۔ یہ باتیں ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ دہرائی گئی ہیں۔

لیکن افسوس ہے۔ کہ ہر دفعہ پتھر کو جونک لگانے والا معاملہ ثابت ہوا۔ ۔ ۔ آپ اگر بعض حالات اور تعصبات کی بنا پر اردو زبان کو ترک پر مجبور ہیں تو بہت اچھا۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن آپ کو اس بارے میں ایک یقینی خطرے سے خبردار کر دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ کچھ پیش بندیاں کر سکیں۔ وہ یہ کہ جب آپ کی یہ زبان مکمل شدھ ہو کر اس درجہ پاکیزگی حاصل کرلے گی کہ آپ کے دیوتا آپ سے خوش ہونے لگیں تو اس صورت میں اس پوتر زبان کی حفاظت آپ پر لازم ہو جائے گی ورنہ اگر یہ پوتر بولی آٹھ کروڑ اچھوتوں کے کان میں پڑ گئی اور انہوں نے سیکھ لی۔ تو آپ کے بے شمار دیوتا آپ سے ناراض ہو جائیں گے اور آپ کہیں کے نہ رہیں گے۔ بہرحال دھرم کی تکریم اور حفاظت ضروری چیز ہے۔ لہٰذا بہتر ہوگا۔ کہ آپ اس کو ریڈیو پر نشر نہ کیا کریں ورنہ سب ناپاک ملیچھ لوگ یہی پوتر بولی بولنا شروع کر دیں گے اس صورت میں اچھوت اور برہمن میں کوئی فرق نہ رہے گا۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں

ایک زبردست نشان

فرمایا۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلے میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا۔ اور فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے بندے جدا ہو جائیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا۔ باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے۔ اور فتنہ پرداز ہیں۔ وہ کٹ جائیں گے۔ اور دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔ وہ اول الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے۔ اور ایسا کشت و خون ہوگا۔ کہ زمین خون سے بھر جائے گی۔ اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی ایک عالمگیر تباہی آئے گی۔ اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب (مراد پیر سراج الحق صاحب) اور آپ نے فرمایا۔ کہ اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔ اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے تم اس موعود کو پہچان لینا۔ یہ ایک بہت بڑا نشان پسر موعود کی شناخت کا ہے۔ مولوی صاحب موصوف مرحوم لکھا ہے نکل کر حضرت اقدس کی اس بات کو دہرایا۔ (تذکرۃ المہدی حصہ دوم ص۳)

ماہوار نقشہ بیعت جون ۱۹۴۷ء

اندرون ہند جون ۱۹۴۷ء میں کل ۳۴۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے روزانہ اوسط گیارہ کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط سات کس تھی۔ اس مرتبہ تعداد بیعت کے لحاظ سے اضلاع گورداسپور۔ ریاست جموں کشمیر و سیالکوٹ کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔

بیرون ہند ممالک بیرون ہند میں ۳۴ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تفصیلی نقشہ جات درج ذیل ہیں۔

(انچارج دفتر بیعت)

گورداسپور

دارا پور ۳۹
کوٹلہ ۲۱
ٹھیکری والہ ۱۹
ڈلہ ۱۶
مراد پورہ ۷
کلو سوہل ۶
قادیان ۵
چودھری والہ ۴
کھانہ ۴
چنبہ سٹیٹ ۲
لوہار الووالی ۲
ننگل باغبانان ۱
بھو دوال ۱
کھجالہ ۱
کھوکلہ ۱
گھمن کلاں ۱
حیات نگر ۱
بازید چک ۱
تلونڈی جھنگلاں ۱
جھنڈے ۱
دلتو والی ۱
بھولہ سیداں ۱
آسلے چکہ ۱
بیری ۱
بردلم ۱
چوڑا ۱
سروپ والی ۱
دائیوالہ ۱
تلونڈی راجانی ۱
دیال گڑھ ۱
کھوکھر ۱
منجیانوالی ۱

جموں و کشمیر

بڈہانول ۳۱
قندہار ۴
موہریاں گلہوتی ۳
سکلیچام ۲
سرینگر ۱
چرہالی ۱
کہنہ پور ۱
کیری ۱
جموں ۱
کوٹلی ۱
چارکوٹ ۱
دیری رالیوٹ ۱
سرھنگل ۱
بھدرواہ ۱
بھٹیاں ۱
کالدین ۱ / ۵۲

سیالکوٹ

مینووالی ۹
دھرگ میانہ ۱
جام ڈھنیدسس ۱
جانگڑیاں ۱
مالو کے بھگت ۱
ملگن ۱
لسبرا ۱
کوٹ والا ۱
میعادی سیرا ۱
نور پور ۱
ٹونیا لوالہ ۱
بیدو ملہی ۱ / ۲۱

بہاولپور

چک ۲۰۴ گجیانی ۱۵
مبارک آباد ۱

خطیب چک ۲۱۴ ۱ / ۱۷

گجرات

نسوو الی ۶
گوروال ۱
کھانہ ۱
گولیکی ۱
ہیلاں ۱
بنڈ تورا ۱
داسو ۱ / ۱۲

سندھ

کراچی ۱
سرجی داہ ۱
گوٹھ عاقل شاہ ۱
کرنڈی ۱
سکرنڈ ۱
سانگھڑ ۲
نصرت آباد چک ۴ ۱ / ۱۱

بنگال و آسام

ڈہاکہ ۲
تاروا ۲
نرائن گنج ۲
مادھو سند ۱
دام پور ۱
کوادی ۱
شنبورا ۱
پیئر ماکلتا ۱ / ۱۱

جالندھر

منڈی رود ۶
گکے ۲
کریام ۱ / ۹

سرگودہا

دودہ ۴
چک ۴۱ جنوبی ۱

چک ۱۳۳ ج ب شمالی ۱
بھابھڑہ ۱
چک ۸۷ جنوبی ۱ / ۸

لائلپور

چک ۶۷ ب ۲ ۷
چک ۶۸ ب ۲ ۱ / ۸

ملتان

بستی رندانہ ۳
دلیو سنگھ ۱
لودھراں ۱

ہوشیارپور

مہت پور ۲
خان پور ۱
ماہلپور ۱
دولت پور ۱ / ۵

یو۔پی

کانپور ۲
علی گڑھ ۱
احمد آباد ۱ / ۴

حیدر آباد دکن

سکندر آباد ۲
حیدر آباد ۱
بھولگر ۱ / ۴

بہار و اڑیسہ

بھاگلپور ۳
بھدرک ۱ / ۴

منٹگمری

چک ۲۱ ۲
صدر گوگیرہ ۱ / ۳

امرتسر

امرتسر ۲
کوٹلی کھیرا ۱ / ۳

جھنگ مگھیانہ

حویلی بہادر شاہ ۱
جھنگ ۱ / ۲

لاہور

لاہور ۱
اندلو ۱ / ۲

ڈیرہ غازیخان

ڈیرہ غازیخاں ۱
لوٹلہ ۱ / ۲

ٹراونکور سٹیٹ

پٹن بار کولنگ ۲

مدراس و مالابار

بنگل ۲

حصار

محمد پور روہی ۲

شیخوپورہ

کرتو ۲

کوئٹہ بلوچستان

کوئٹہ ۱

جہلم

کوٹ نداچان ۱

فیروزپور

چھاؤنی فیروزپور ۱

سرحد

ہزارہ ۱

میانوالی

خوجہ ۱

بمبئی

بمبئی ۱

دہلی و شملہ

شملہ ۱

ضلع مظفر گڑھ

لیہ ۱

کل میزان ۳۴۰

بیرون ہند

سیرالیون افریقہ ۱۷
سنگاپور ۱۲
فلسطین ۲
دمشق ۱
سپین ۱
برما ۱

۳۴

تاجروں کیلئے ضروری اعلان

معاملات میں صفائی رکھنے کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ بعض مبلغین اور وہ واقفین بھی جو تجارت میں لگائے گئے ہیں۔ اپنے جوش تجارت میں بعض دوکانوں اور فرموں سے سامان تجارت منگوا لیتے ہیں۔ دوکاندار اور تاجر بھی اپنے اس شوق میں کہ بیرون ہند احمدی تجارت فروغ پائے۔ تجارتی سامان احمدی مبلغین یا تاجروں کو بیرون ہند بھیج دیتے ہیں۔ ایسے سامان بھیجنے کے متعلق مرکزی دفتر کی طرف سے کوئی ممانعت نہیں لیکن یہ اعلان کرنا ضروری ہے۔ کہ ایسے سامان کی قیمت کی ادائیگی یا کسی قسم کی ذمہ داری مرکزی دفتر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ مبلغین اور تجار کا اپنا کاروبار ہے۔ جس میں مرکز کوئی دخل نہیں دینا چاہتا۔ مرکز کی ذمہ داری صرف اس وقت ہو سکتی ہے۔ جب مرکز کے کسی خاص حکم کے تحت کوئی سامان بھیجا گیا ہو۔ جس میں مرکز نے ذمہ داری لی ہو۔

(وکیل التبشیر)

ولادت

سید محمد سعید صاحب سلیم دارالبرکات کے ہاں ۸ اگست کو لڑکا تولد ہوا۔ الحمد للہ۔ مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل واقف زندگی محلہ دارالرحمت کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

عام پبلک کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ۱۵ راگست ۱۹۴۷ء کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاویگا۔ پہلے کا نام نارتھ ویسٹرن ریلوے (پاکستان) ہوگا جسکا صدر دفتر لاہور میں ہوگا۔ دوسرا ایسٹرن پنجاب ریلوے ہوگا جس کا ہیڈ کوارٹر دہلی ہوگا۔ اس تقسیم میں بونڈری کمیشن کے مطابق رد و بدل بھی ہو سکتا ہے۔ ان دو ریلوں کا علاقہ حسب ذیل ہوگا۔

(A) نارتھ ویسٹرن ریلوے (پاکستان)

(۱) کراچی ڈویژن

(۲) کوئٹہ ڈویژن

(۳) راولپنڈی ڈویژن

(۴) ملتان ڈویژن

اس ڈویژن میں مندرجہ ذیل حلقے ہونگے

منٹگمری (منٹگمری شامل ہے) سے خانپور (خانپور شامل نہیں ہے)

لودھراں سے بھکر (بھکر شامل نہیں ہے

خانیوال سے شیر شاہ

سماسٹہ سے امروکہ (امروکہ شامل ہے)

میکلوڈ گنج روڈ سے ہندومل کوٹ (بشمولیت ہندومل کوٹ)

بہاولنگر سے فورٹ عباس

خانیوال سے وزیر آباد (وزیر آباد شامل نہیں ہے)

سانگلہ ہل سے قلعہ شیخوپورہ

شورکوٹ روڈ سے جھنگ مگھیانہ (جھنگ مگھیانہ شامل نہیں ہے)

شورکوٹ روڈ سے شاہدرہ باغ (شاہدرہ باغ شامل نہیں ہے)

چک جھمرہ سے ہنڈیوالی (ہنڈیوالی شامل نہیں ہے)

5 لاہور ڈویژن

اس ڈویژن میں مندرجہ ذیل سیکشن ہوں گے۔

لالہ موسےٰ (لالہ موسےٰ شامل نہیں ہے) سے واگھہ بشمولیت واگھہ)

لاہور سے منٹگمری (بغیر شمولیت منٹگمری)

بٹالہ (بہ شمولیت بٹالہ) سے پٹھانکوٹ (بہ شمولیت پٹھانکوٹ)

بٹالہ سے قادیان

...سر سے چک امرو

...سے ہردوروال (بہ شمولیت ہردوروال)

شاہدرہ باغ (بہ شمولیت شاہدرہ باغ نارووال)

...یالکوٹ سے نارووال

...آباد سے جموں توی

لودھراں سے پتی (بہ شمولیت پتی)

ہماسٹے ونڈ سے حسینی والا (حسینی والا شامل نہیں ہے)

(B) ایسٹرن پنجاب ریلوے

(۱) دہلی ڈویژن

(۲) فیروزپور ڈویژن

فیروزپور ڈویژن میں آئندہ مندرجہ ذیل علاقے ہوں گے۔

پٹھانکوٹ (پٹھانکوٹ شامل نہیں ہے) سے جگروٹہ

امرتسر (بہ شمولیت امرتسر) سے بٹالہ (بٹالہ شامل نہیں ہے)

ویرکہ سے فتح گڑھ چوڑیاں

واگھہ (واگھہ شامل نہیں ہے) سے لدھیانہ (بشمولیت لدھیانہ)

جالندھر چھاؤنی سے ہوشیارپور

جالندھر شہر سے مکیریاں۔ نواں شہر دوآبہ سے جیجوں دوآبہ

پھگواڑہ سے راہوں

امرتسر سے پٹی (پٹی شامل نہیں ہے)

حسینی والا (بشمولیت حسینی والا) سے بھٹنڈہ

فیروزپور چھاؤنی سے امروکہ (امروکہ شامل نہیں ہے)

لدھیانہ سے حصار (حصار شامل نہیں ہے)

لدھیانہ سے فیروزپور چھاؤنی

فیروزپور چھاونی سے جالندھر شہر

جالندھر شہر سے نکودر

لوہیاں خاص سے پھلور

بھٹنڈہ سے ہندومل کوٹ (ہندومل کوٹ شامل نہیں ہے)

آئندہ سٹاف یا دیگر امور کے متعلق شکایات متعلقہ ڈویژن کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو آنی چاہئیں کراچی کوئٹہ راولپنڈی و دہلی ڈویژنوں کی عملداری کے متعلق موجودہ ٹائم و فیئر ٹیبل کے فلائی پیج (فلا) کو دیکھیں

(۳) زائد چارجز کی واپسی یا پورا کرنے کے متعلقہ کلیمز کے لئے درخواست ہائے آئندہ، جنرل منیجر چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے (پاکستان) لاہور اور چیف، ایڈمنسٹریٹو آفیسر یا ڈپٹی ٹرانسپورٹیشن اینڈ کمرشل منیجر ایسٹرن پنجاب ریلوے اولڈ وائسریگل اسٹیٹ خیبر پاس دہلی کے پاس ریلوے کی اس صورت میں کریں جس پر متعلقہ سٹیشن واقعہ ہو۔

البتہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کراچی اور کوئٹہ ڈویژنوں پر واقعہ سٹیشنوں کے متعلق درخواست ہائے حسب معمول ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کراچی یا کوئٹہ کے نام آنی چاہئیں۔

(۱۱) مال کی بکنگ کی شرح اور شرائط کے متعلقہ صحیح معلومات کے لئے چیف کمرشل منیجر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے (پاکستان) لاہور اور ڈپٹی ٹرانسپورٹیشن اینڈ کمرشل منیجر ایسٹرن پنجاب ریلوے اولڈ وائسریگل اسٹیٹ خیبر پاس دہلی جیسا کہ ضرورت ہو کو لکھیں۔ کراچی ڈویژن کے سٹیشنوں سے یا سٹیشنوں کے لئے بکنگ کے لئے ایسی درخواستیں ڈویژنل کمرشل آفیسر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے (پاکستان) کراچی کو لکھیئے۔

(۱۱۱) موجودہ قواعد ریٹ اور شرح کرایہ جو کہ این۔ ڈبلیو ریلوے سسٹم پر رائج ہے موجودہ دستور کے مطابق ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کے بعد بھی بدستور جاری رہے گا۔ حتیٰ کہ این ڈبلیو آر (پاکستان) یا ایسٹرن پنجاب ریلوے کی طرف سے کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

(۱۷) ٹرینوں میں سیٹوں اور برتھوں کو ریزرو کرانے کا موجودہ انتظام برقرار رہے گا۔

جنرل منیجر

ریاست قلات آزاد ہو گئی!

پاکستان اور قلات میں سمجھوتہ

کراچی ۱۲ راگست کچھ عرصے سے ریاست قلات کے آئینی مستقبل کے متعلق خان آف قلات اور مسٹر محمد علی جناح کے درمیان گفت وشنید ہو رہی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس گفت وشنید کے نتیجہ میں باہمی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ پاکستان گورنمنٹ نے قلات کو ایک آزاد ریاست تسلیم کر لیا ہے۔ جلد ہی ریلوے ڈاک اور ڈیفنس کے متعلق باہم معاہدہ ہو جائیگا۔ آئندہ قلات کا درجہ ہندوستان کی دیگر ریاستوں جیسا نہیں ہوگا۔ وہ ایک آزاد حکومت کے طور پر برطانیہ سے علیحدہ سمجھوتہ کرنے کا بھی مجاز ہوگا۔

۴ اس تبدیلی کے نتیجہ کے طور پر شیخ محمد عبد اللہ صدر نیشنل کانفرنس کو رہا کر دیا جائیگا

پاکستان کے گورنر جنرل کا سرکاری خطاب

"قائد اعظم"

کراچی ۱۲ جولائی۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مسٹر محمد علی جناح کے نام کے ساتھ سرکاری طور پر "قائد اعظم" کا لقب استعمال کیا جائے۔ کانگرس پارٹی نے اس کی مخالفت کی۔ لیکن کثرت رائے سے یہ تجویز منظور ہو گئی۔

ایک با اختیار ٹربیونل کا تقرر

نئی دہلی ۱۲ جولائی وائسرائے ہند نے ۱۴ راگست سے ایک با اختیار ٹربیونل مقرر کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ ٹربیونل مندرجہ ذیل امور کا فیصلہ کرے گا:-

(۱) ہندوستان کی پونجی اور قرضوں کو پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم کرنا۔

(۲) سپریم کمانڈر کے ماتحت جو ڈیفنس کونسل بنائی گئی ہے اس کے اخراجات کی دونوں حکومتوں میں تقسیم (۳) مشرقی اور مغربی بنگال اور اسی طرح مغربی اور مشرقی پنجاب کی پونجی اور قرضوں کی تقسیم۔ یہ ٹربیونل ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں اور ایک غیر جانبدار صدر پر مشتمل ہوگا۔ اگر کسی معاملہ میں ٹربیونل کے ممبروں میں اختلاف ہوگا۔ تو صدر کا فیصلہ ناطق ہوگا۔

وزیر اعظم کشمیر ریٹائر ہو گئے

سری نگر ۱۱ جولائی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنڈت رام چندر کاک وزیر اعظم کشمیر اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ آپ کی جگہ مہاراجہ صاحب کشمیر کے ماموں ٹھاکر جنک سنگھ کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے کشمیر کے باخبر سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ...

ڈاک کے موجودہ نظام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی

۱۲ راگست سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک ڈاک کے موجودہ نظام میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ تار اور فون کی موجودہ شرح بھی قائم رہے گی۔ البتہ یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء کے بعد پاکستان کے علیحدہ ٹکٹ جاری ہو جائیں گے۔ ایک اور اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ فوجی اصحاب کی پنشنوں کا موجودہ نظام بھی بدستور قائم رہے گا۔ اور اس میں سردست کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی۔

ضلع گورداسپور کو فساد زدہ رقبہ قرار دیدیا گیا

لاہور ۱۵ راگست۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ضلع گورداسپور کو فساد زدہ رقبہ قرار دیدیا گیا ہے۔

ہندوستان میں انتقال اقتدار کی تقریب

پروگرام کا اعلان

نئی دہلی ۱۲ راگست۔ ۱۵ راگست کو ہندوستان میں انتقال اقتدار کے سلسلے میں یہ پروگرام طے کیا گیا ہے ۱۴ر اور ۱۵ راگست کی درمیانی رات کو بارہ بجے دستور ساز اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ سب سے پہلے مسز کرپلانی بندے ماترم کا گیت گائیں گی۔ پھر اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد اراکین سے خطاب کریں گے۔ پھر جدوجہد آزادی کی راہ میں جو لوگ کام آئے۔ ان کی یاد میں تمام ممبران دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کریں گے۔ اس کے بعد ممبران ملک سے وفاداری کرنے کا حلف اٹھائیں گے اور پھر اسمبلی کی درخواست پر ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر اور پنڈت نہرو وائسرائے محل میں جائیں گے اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو مطلع کریں گے کہ اسمبلی نے انڈیا کے تمام اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ اور آپ کو گورنر جنرل مقرر کرنے کی سفارش منظور کر لی ہے۔

سب سے آخر میں مسز کرپلانی ٹیگور کا ایک گیت اور ڈاکٹر سر محمد اقبال کا قومی ترانہ "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" پڑھیں گی اور پھر اسمبلی کا اجلاس برخواست کر دیا جائے گا۔

کانگرس نے ملک کی تقسیم کیوں منظور کی؟

سردار پٹیل کی تقریر

نئی دہلی ۱۱ راگست سردار پٹیل نے ایک تقریر کرتے ہوئے ریاستوں سے پھر اپیل کی کہ وہ ۱۵ راگست سے قبل انڈین یونین میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ موجودہ حالات میں کسی ریاست کے لئے الگ تھلگ رہنا بہت مشکلات کا پیش خیمہ ہوگا۔

آپ نے ہندوستان کی تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا میں ملک کی تقسیم کا سب سے بڑا مخالف تھا۔ لیکن جب میں عبوری حکومت میں شامل ہوا تو میں نے دیکھا کہ تمام سرکاری ملازمین بلکہ سارا ملک ہی دو مخالف کیمپوں میں منقسم ہو چکا ہے اس کے علاوہ جب برطانیہ نے انتقال اقتدار کی تاریخ کا اعلان کیا۔ تو ملک میں شدید کشت وخون شروع ہو گیا۔ اور قیام امن کی خاطر ضروری ہو گیا۔ کہ ملک کی تقسیم کو منظور کر کے انتقال اقتدار کی کارروائی کو جلد تکمیل تک پہنچایا جائے۔

سردار پٹیل نے مسٹر لیاقت علی خاں کے اس بیان کا ذکر کیا کہ جس میں آپ نے پاکستان کی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرنے کا یقین دلایا تھا۔ آپ نے کہا اگر پاکستان اقلیتوں کی حفاظت کریگا تو یقیناً انڈیا بھی اقلیتوں کی حفاظت کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گا۔ میں پاکستان کی خوشحالی اور فارغ البالی کے لئے دست بدعا ہوں۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی کا اجلاس

"اقلیتوں کو برابر کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہوں گی"

کراچی ۱۲ راگست یہ خبر کل شائع ہو چکی ہے کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی نے متفقہ طور پر مسٹر محمد علی جناح کو اپنا صدر منتخب کر لیا ہے۔ مسٹر جناح نے کرسی صدارت سنبھالتے ہوئے جو تقریر کی اس میں آپ نے کہا۔ اگر اقلیتوں نے میل جول اور تعاون کے جذبہ سے کام لیا۔ اور گذشتہ اختلافات کو فراموش کر دیا۔ تو یقیناً انہیں بلا امتیاز برابر کے تمام شہری حقوق حاصل ہوں گے۔ لیکن اس صورت میں انہیں برابر کی ذمہ داریاں بھی ادا کرنی ہوں گی۔ آپ نے ہاؤس سے اپیل کی کہ وہ مذہب اکثریت اور اقلیت اور اسی طرح تمام صوبائی امتیازات کو نظر انداز کر دیں۔ اور مکمل یک جہتی کیساتھ پاکستان کی خدمت کریں کانگرس پارٹی کے لیڈر نے یقین دلایا کہ ہم وفاداری کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں گے

مسٹر لیاقت علی خاں نے پاکستان کے جھنڈے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ جھنڈا کسی مذہب یا کسی سیاسی جماعت کا نہیں ہے۔ بلکہ پاکستانی قوم کا ہے

ہاؤس نے مسٹر بھیم (کانگرس) کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ پاکستانی جھنڈے کے ڈیزائن پر مزید غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے۔ جس میں اقلیتوں کے نمائندے بھی شامل ہوں۔

درخواست دعا:- ڈیرہ دون میں پیرجی عبد الرشید صاحب عرصہ سے بہت بیمار ہیں نیز ان کے بڑے صاحبزادہ بشیر احمد صاحب بھی چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں!